Uooz!

ما شاء الله لا قوة الا بالله

از تصانیف جامع الکمالات علامۃ العلماء جناب مولوی محمد شرف عالم دام بالفیض الاتم



باہتمام مولانا ناظر محمد عبد الرحمن حاجی محمد روشن خان غفر لہما اللہ المنان

در مطبع انصاری واقع دہلی مطبوع گردید

ع ۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید المرسلین
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد بندہ گنہگار راجی برحمت ایزدی غفار خادم
آستانہ عالیہ قدوۃ العارفین جناب حضرت مولانا شہباز محمد دیوان قدس سرہ
محمد اشرف عالم بن جناب حضرت سیدنا و مرشدنا مولانا [illegible] شاہ [illegible] نور اللہ
مرقدہ وقدس اسرارہ متوطن شہر بھاگلپور محلہ تاتا چک خدمت مین جمیع مسلمانونکے عرض
کرتا ہے کہ بعد تالیف نسخہ مجمع الآداب اس فقیر سراپا تقصیر کے دل مین یہ خواہش ہوئی تھی کہ کوئی
رسالہ فضائل و آداب قرآن مین حدیث و فقہ و قرات وغیرہ کی کتابون سے جمع کرے لیکن بوجہ انواع
ترددات کار دنیاوی اسقدر فرصت میسر نہیں تھی کہ اسکی طرف توجہ کرتا آخر الامر بسبب [illegible]
قلبی کار دنیاوی پر اس امر صعب کو جسکا انجام علم و لیاقت سے اس ناچیز کے باہر [illegible]
تھا مقدم کرکے مستعینا باللہ بتاریخ یکم جمادی الآخر [illegible] ہجری کو حدیث و فقہ و قرات وغیرہ
کی عربی و فارسی و اردو کتابین جو کہ اس حقیر کے پاس موجود تھین [illegible] چند فضائل و آداب
تجوید [illegible] قرآن مجید کے [illegible] اشرف [illegible] بہ برکت

حضور فیض گنجور جناب سید المرسلین ﷺ بامداد بزرگان دین بتاریخ ۱۵ رجب سنہ مذکور الصدر کو تحریر رسالۂ ہٰذا نے انجام و اختتام پایا اور نام اسکا آداب القرآن رکھا اب امید ناظرین رسالۂ ہٰذا سے یہ ہے کہ جو لوگ اس رسالے کو ملاحظہ فرماکر نفع اٹھاویں اس فقیر عاصی کو بدعای خیر یاد فرماویں اور اس رسالہ میں اگر کہین کچھ سہو یا غلطی پاویں تو اسکی اصلاح کی کوشش کریں اور اس رسالے کو پانچ فصلوں پر مرتب کیا

فصل پہلی فضائل قرآن و آداب قراءت کے بیان مین

اے مسلمانو جانو اور آگاہ ہو کہ قرآن شریف کا پڑھنا باعث مغفرت گناہ و موجب برکات و بلندی درجات کا ہے دنیا و آخرت مین چنانچہ روایت ہے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ یعنی بہتر تم میں سے وہ شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھلایا اوسکو نقل کی یہ بخاری نے مشکوۃ المصابیح اور بھی حدیث مین آیا ہے اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ یعنی افضل سب عبادتوں میں تلاوت قرآن ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ یعنی پڑھو قرآن شریف کو پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا واسطے پڑھنے والوں اپنے کے نقل کی مسلم نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے جو کوئی پڑھے ایک حرف کلام اللہ کا پس واسطے اوسکے ایک نیکی ہے اور نیکی برابر دس نیکی کے نہیں کہتا میں کہ سارا الٓم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف یعنی الٓم کہنے مین تیس نیکیاں لکھی گئیں نقل کی ترمذی نے ایسا ہی لکھا ہے الفرجایل شرح حصن حصین مین اور مظاہر حق شرح مشکوۃ المصابیح مین لکھا ہے کہ جس نے قرآن پڑھا اور عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ بلند کرتا ہے اللہ تعالی دنیا و آخرت مین اور تلاوت قرآن کی افضل عبادت کی ہے خصوصا جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اسکا یہ ہے کہ غیر نماز مین اسکا عوض ہر حرف کے دس نیکیاں لکھی جاتی ہین اور نماز مین سو نیکی اور پڑھنا قرآن کا نزدیک کرتا ہے خدا سے اور روشن کرتا ہے دلوں کو پس مسلمانو تم کو چاہیے کہ عادت کریں قرآن پڑھنے کی اور اس سے ہرگز غافل نہ رہین اس لیے کہ پڑھنا

قرآن کا سبب صلاح و فلاح دارین ہے اور قرآن شریف کے پڑھنے والے کو چاہیے کہ
دل لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خدای تعالی کی حضور میں حاضر ہے اور خدای تعالی
اوس سے کلام فرماتا ہے اور تعظیم و ادب کرنا قرآن کا واجب ہے اور چومنا اور آنکھوں سے
لگانا مصحف شریف کا مستحب ہے جب کوئی مسلمان ارادہ پڑھنے کا کلام مجید کے کرے
تو چاہیے کہ وضو کرے اچھا کپڑا پہنے اور اچھا مسواک کرے بدن میں خوشبو ملے اور منہ کو
خوشبو کرے اس لیے کہ مخرج حروف کا ہے اور قبلہ رخ بیٹھے اور بلا طہارت قرآن کو نہ چھوے
اس لیے کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ اور بستان ابو اللیث میں ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ اور قرآن شریف کو
اونچی جگہ میں یا کسی دوسری چیز پر رکھے مانند رحل یا تکیہ پر اگر چیزین نہ ہوں تو گود میں
رکھے اور اسکے تلے کچھ نہ رکھے جس پر بیٹھا ہو نہ رکھے اور وقت پڑھنے کے پہلے
أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہے اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کتب میں ہے کہ استعاذہ بلفظ مذکور نزدیک بہی جمہور
کے بہت بہتر ہے اور اگر کہا أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ یا أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ تو جائز ہے
قاضی خان میں ہے کہ ایک ہی مرتبہ تعوذ کافی ہے ہر سورے کی ابتدا میں تعوذ کی حاجت
نہیں ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کہے اور خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھے اور حرفوں کو ادا کرے
وقف اور وصل کا خیال رکھے اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ
تَرْتِيلًا تفسیر میں اس آیت کی تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ
سے نقل کی گئی کہ مراد ساتھ ترتیل کے حفظ وقوف اور ادای حروف ہے اور جب تک
تلاوت میں قاری کا دل لگے تلاوت کرے اور جب دل گھبراوے تو اوس وقت نہ پڑھے

اسلیے کہ روایت ہی جندب بن عبد اللہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جب
تک کہ خواہش کرین اوسپر دل تمھارے تب جس وقت کہ حاصل ہو ملال اور دلونکا
تفرقہ پس اوٹھ کھڑے ہو اوس سے یعنی پڑھنا موقوف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

فائدہ

اور جاننا چاہیے کہ خوش الحانی سے جہان تک ممکن ہو پڑھے آواز اور لہجہ بنا کے مگر اس بات کا
محاذرہ کہ راگ راگنی نہ پائی جاوے ترجمہ مشارق الانوار مین لکھا ہی کہ قرآن خوش
آوازی سے پڑھنا بہت بہتر ہے علما نے مستحب ہے بشرطیکہ حروف کی لمی زیادتی نہو اور راگ
راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نہ پڑے اور منہاج النبوت ترجمہ مدارج
النبوت مین لکھا ہی کہ صحیح حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی زینوا القرآن باصواتکم یعنی آرایش دو قرآن کو اپنی آوازون سے
اور فرمایا لیس منا من لم یتغن بالقرآن یعنی ہم مین سے نہین ہی جس نے
قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لکل شئ حلیۃ وحلیۃ القرآن حسن الصوت یعنی
ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرآن کا زیور خوش آوازی ہی قاضیخان مین ہی کہ قرآن
دیکھکر پڑھنا بہتر ہے اگرچہ حافظ ہو اسلیے کہ روایت ہی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عبادت سے میری امت کے قرآن
پڑھنا نظر سے دیکھکر ہی اسلیے کہ اسمین دو عبادتین جمع ہوتی ہین ایک نظر کرنا مصحف

قول ملا علی قاری کا رسالہ فضائل القرآن مین

مین دوسری پڑھنا قرآن کا رسالہ فضائل القرآن مین لکھا ہی کہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جس گھر مین قرآن مجید پڑھا جاتا ہو اوسکے
رہنے والے وسعت پاتے ہین یعنی باعتبار آدمیون کے آبادی کے یا باعتبار معاش کے
یا دونون اور گھر مین خیر و برکت بہت ہوتی ہی اور حاضر ہوتے ہین اوس گھر مین
فرشتے اور نکل جاتے ہین شیاطین اور جس گھر مین نہین پڑھا جاتا قرآن مجید

اوسکے رہنے والون پر تنگی رہتی ہی اور خیر و برکت گھٹ جاتی ہی اور فرشتے نکل جاتے
ہین اور شیاطین اوسمین آبستے ہین اور روایت کی خالد بن بشیر نے حسین رضی اللہ عنہ
سے کہ جو شخص سنے کچھ قرآن مجید سے درحالیکہ ارادہ کرتا ہو اجر و ثواب کا لکھی جاتی
ہی اوسکے لیے ہر حرف پر نیکی اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ جس نے سنی
ایک آیت قرآن مجید کی لکھی جاتی ہین اوسکے لیے دس نیکیان پس جب یہ بڑا اجر سننے
والے کا ہی تو پڑھنے والا بھی اجر مین شریک ہوتا ہی بشرطیکہ قصد اوسکا ریا اور تصنع نہ ہو
غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار اور ابراہیم شاہی مین لکھا ہی کہ جب تلاوت کی
اذان سنے تو افضل یہ ہی کہ چپ رہے اور اذان سنے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت ہی کہ جس نے قرآن کو سال مین دو بار ختم کیا تو اوس نے قرآن کا حق
ادا کیا غایۃ الاوطار و فتاوای برہنہ مین ہی کہ قاری قیام نکرے مگر باپ یا
معلم یا عالم کیواسطے اور فتاوای عالمگیری و غایۃ الاوطار و ابراہیم شاہی
مین لکھا ہی کہ بازار مین اور ناپاک جگہ مین قرآن پڑھنا مکروہ ہی اور لیٹ کر قرآن
پڑھنے مین کچھ مضایقہ نہین لیکن پڑھنے کے وقت اپنے دونون پاؤن سمیٹ لے
اور فتاوای عالمگیری مین لکھا ہی کہ مجلسون مین بطمع دنیا قرآن پڑھنا مکروہ
ہی اور جس جگہ لوگ اپنے کامون مین مشغول ہون اوسکے نزدیک بھی قرآن زور سے
نہ پڑھے غایۃ الاوطار مین ہی کہ قرآن خوان پر سلام کرنا نچاہیے اور قاری کو
سلام کا جواب دینا یا ندینا دونون درست ہی قول صحیح ہی اور مصحف پر کوئی چیز
نرکھے اور مصحف کو رکھ کر بچھونے پر پڑھا کرے تاکہ وہ مجبور اور متروک نہ رہے اور
مصحف اور کتب تفسیر اور فقہ اور مکہ معظمہ کی طرف پاؤن پھیلانا نوم یا غیر نوم مین
مکروہ ہی اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام قرآن مین آوے اور پڑھتا ہو تو جنب مین اور سوال
کیواسطے قرآن پڑھنا مکروہ ہی اور سراجیہ مین ہی کہ پڑھنا قرآن کا نزدیک مقبرہ کے مکروہ نہین ہی

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور نزدیک محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مکروہ نہیں ہے اسی پر فتویٰ ہے
ف علماؤں نے اختلاف کیا ہے اس امر میں کہ قرأت پڑھنے سے میت کو نفع پہونچتا ہے
یا نہیں مختار یہ ہے کہ نفع میت کو پہونچتا ہے اور تخفیف عذاب کی اوس سے ہوتی ہے ایسا ہی
لکھا ہے ابراہیم شاہی میں اور قرآن کا پڑھنا قبرستان میں بلند آواز سے مکروہ ہے
اور آہستہ پڑھا کرے تو نہیں ہے ایسا ہی لکھا ہے غایۃ الاوطار میں عالمگیری سے
اور رسالہ البیان الجمیل للترتیل میں لکھا ہے کہ ایسے وقت میں کہ بھوکا ہو یا جاسے ضرور
اور پیشاب کی حاجت ہو قرآن نہ پڑھے اور مسلمان کو چاہیے کہ عادت مقرر کرلے کہ
کسیقدر کلام اللہ روز پڑھ لیا کرے امام نووی نے رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن
میں بزرگان سلف کی عادتیں مقدار تلاوت میں نقل کی ہیں جانب کثرت میں ایک
بزرگ کی عادت نقل کی ہے کہ ہر روز آٹھ ختم کرتے تھے چار دن میں اور چار رات میں اور
ایک ختم روز کی زمانہ صحابہ وتابعین میں بہت بزرگوں کی عادت تھی کہ رات کو تہجد میں قرآن مجید
ختم کیا کرتے تھے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں لکھا ہے کہ ہر رات میں ایک کلام اللہ
ختم کیا کرتے تھے اور ہر رمضان میں ۶۱ کلام اللہ ختم کرتے تھے تیس رات اور تیس دن میں
اور ایک امام مسجد کے ساتھ تراویح میں اور سات دن میں بے شمار بزرگوں کی عادت تھی اور
ایک سیپارہ روز بھی بہت لوگوں کی اور آدھے سیپارے سے کم کسی کی عادت امام نووی نے
نقل نہیں کی سات دن میں ختم کرنے کا ایک طریقہ منزل فمی بشوق کا ہے یعنی پہلی منزل سورۂ
فاتحہ سے شروع ہوتی ہے اور دوسری سورۂ مائدہ سے اور تیسری سورۂ یونس سے اور چوتھی
سورۂ بنی اسرائیل سے اور پانچویں سورۂ شعرا سے اور چھٹی سورۂ والصافات سے اور ساتویں
سورۂ ق سے تعرف سر نام ہر سورت سے لفظ فمی بشوق حاصل ہوا ہے مسلمان آدمی کو
چاہیے کہ جسقدر بہ اطمینان مداومت کرسکے اختیار کرے جس عمل پر مداومت ہو اگرچہ
تھوڑا ہو خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہوتا ہے چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہے اور حافظ کو چاہیے

کہ جس قدر قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہو ہفتہ میں پڑھے صحابہ اور تابعین اور بزرگان سلف کی
علی العموم یہی عادت تھی کہ ہفتہ میں ایک قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رسالہ تحفۃ اہل القرآن
میں لکھا ہے کہ احیاء میں وارد ہوا کہ بعض عارفین تیس برس کے عرصے میں قرآن مجید
تمام نکر سکے اکثر عادت شریف جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار کی
ہر روز ساتواں حصہ پڑھنے کی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شب جمعہ کو قرآن شریف
شروع فرماتے اور پنجشنبہ کو ختم فرماتے شاید منزلین فمی بشوق کی یہی ہیں احیاء میں وارد
ہوا ہے کہ جو شخص ختم کرتا ہے قرآن مجید رات کو تو صبح تک ملائکہ اسکے لیے استغفار چاہتے ہیں
اور اگر صبح کو ختم کرے تو شام تک استغفار چاہتے ہیں اور بعض نے ختم احزاب اسکو لکھا ہے کہ
روز جمعہ کو اول قرآن مجید سے اخیر سورهٔ مائدہ تک اور ہفتے کے دن انعام سے توبہ تک
اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے
آخر صٓ تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر تک اس ختم
کو بھی واسطے حاجت روائی کے علما نے مجرب لکھا ہے رموز القرآن میں لکھا ہے کہ ہر چند سلف نے
مدت ختم قرآن شریف میں اختلاف کیا ہے مگر حق یہ ہے کہ چالیس روز سے زیادہ اور تین دن سے کم میں ختم کیا کرو

جدول منازل فمی بشوق

ف	م	ي	ب	ش	و	ق
سورهٔ فاتحہ منزل اول سورهٔ فاتحہ سے روز جمعہ آخر سورهٔ نسا تک	سورهٔ مائدہ منزل دوم سورهٔ مائدہ سے بروز شنبہ آخر سورهٔ برأۃ تک	سورهٔ یونس منزل سوم سورهٔ یونس سے بروز یکشنبہ آخر سورهٔ نحل تک	سورهٔ بنی اسرائیل منزل چہارم سورهٔ بنی اسرائیل سے بروز دوشنبہ آخر سورهٔ فرقان تک	سورهٔ شعرا منزل پنجم سورهٔ شعرا سے بروز سہ شنبہ آخر سورهٔ یٰسین تک	سورهٔ والصافات منزل ششم سورهٔ والصافات سے بروز چہارشنبہ آخر سورهٔ حجرات تک	سورهٔ قاف منزل ہفتم سورهٔ قاف سے پنجشنبہ آخر قرآن شریف تک

اور فتاوای عالمگیریہ میں لکھا ہے کہ مستحب ہے واسطے قاری کے یہ کہ جمع کرے اہل و عیال کو اپنے
وقت ختم قرآن مجید کے اور دعا کرے واسطے اپنے غایۃ الاوطار میں لکھا ہے کہ بہترین اوقات قرآن
کیواسطے ماہ مبارک رمضان ہے اور کنز الدقائق میں ہے کہ حافظ قرآن کو لائق یہ ہے کہ

ہر چالیس دن میں ایک بار قرآن مجید کو ختم کرتے اور رسالہ فضائل القرآن میں لکھا ہے
کہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے یاد کیا قرآن مجید تحقیق
کیجا گئی اسکے ماں باپ پر عذاب اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں نقل کیا فقیہ ابو اللیث
نے اور ایک حدیث شریف میں وارد ہوا کہ حافظ قرآن مجید کا اٹھانے والا نشان اسلام کا ہے
اور یہ بھی وارد ہوا کہ جو شخص قرآن مجید کے حفظ میں مشغول ہو اور درمیان میں مرجائے
تو اوسکو قبر میں باقی قرآن مجید فرشتہ یاد کراتا ہے اور ولید بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے گئے گناہ مجھپر پس نہ دیکھا میں نے اونمین بڑھ کر
اس گناہ سے کہ قرآن مجید کا حافظ ہو کر بھلا دیوے اور طلق بن حبیب سے روایت ہے
کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے سیکھا قرآن مجید پھر بھول گیا اوسکو [illegible] کے
محو کیا جاتا ہے درجہ اوسکا ہر آیت کے مقابلے میں اور آویگا قرآن مجید دن قیامت کے اوسکا
دشمن معاذ اللہ منہا اور ضحاک نے فرمایا جسنے سیکھا قرآن مجید پھر بھول گیا اگر وہ شخص آویگا
دن قیامت کے اور اس گناہ عظیم کی مصیبت میں سخت گرفتار ہوگا پھر پڑھی آپنے یہ آیت
وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ الخ اور فرمایا کہ کونسی مصیبت اس سے بڑھ کے ہے کہ قرآن مجید یاد
کرکے بھول جائے ان حدیثوں کو روایت کیا فقیہ ابو اللیث نے اور سعد بن عبادہ سے روایت ہے
کہ کہا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ پڑھے قرآن مجید پھر بھول جائے
اوسکو مگر کہ ملاقات کریگا وہ حق تعالی سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتھ نقل کیا
ابو داود و دارمی نے اور سنن ابو داود میں مروی ہے کہ جو شخص قرآن مجید
یاد کرکے بھول جائیگا حق تعالی اوسکو قیامت کے دن خیر و برکت سے خالی اوٹھائیگا

فصل دوسری وقف اور وصل کے بیان میں

اے مسلمانو جانو اور آگاہ ہو کہ قرآن پڑھنے والے کو وقف اور وصل کا بھی لحاظ رکھنا ضرور
ہے اس لیے کہ اکثر مقام میں وقف کی جگہ وصل کرنے سے خوف کفر کا ہوتا ہے

رموز القرآن و قواعد القرآن وغیرہ قرأت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ دائرہ او نقطہ علامت
آیت کی ہے کوئی نرا دائرہ لکھتا ہے جیسے یہ ○ اور کوئی نرا نقطہ جیسے یہ ٠ اور دائرہ کے پیٹ
میں نقطہ جیسے یہ ⊙ حکم سب کا یہ ہے کہ ساتھ ان نشانوں کے اگر کوئی اور نشانی ہو جیسے طم
مانند اس مثال کے ۝ ۝ تو جو اوس نشانی کا اقتضا ہو کرنا چاہیے اور اگر کوئی نشانی و رمز
صرف آیت ہو تو ٹھیرنا چاہیے اور رموزات وقف اقوال شیخ سجاوندی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ہیں
(م ط ج ز ص لا) م علامت وقف لازم کی ہے یہاں ٹھیرنا لازم ہے اور نہ ٹھیرنا برا ہے بلکہ خوف
کفر کا ہے (ط) علامت مطلق کی ہے اس جگہ وقف کرنا بہت اچھا ہے اور وصل بہتر نہیں ہے (ج)
علامت جائز اس جگہ ٹھیرنا نہ ٹھیرنا دونوں برابر ہے لیکن ٹھیرنا بہتر ہے (ز) علامت وقف مجوز اس جگہ
وقف اور وصل دونوں بہتر ہے لیکن وصل بہت بہتر ہے (ص) علامت مرخص کی ہے یہاں رخصت ہے
اگر اس جگہ دم بیقراری سے ٹوٹا جاتا ہے تو وقف جائز ہے ورنہ وصل بہرحال اولی ہے (لا) علامت
لا وقف علیہ کی ہے یعنی نہیں ہے وقف اس جگہ جس جگہ فقط لا لکھا ہو وہاں ملا کر پڑھنا بہت
بہتر ہے اور ٹھیرنا بہت برا اگر بیقراری سے سانس ٹوٹ جاوے تو پھر اول سے ملا کر پڑھے اور جو
آیت پر لا لکھا ہو اس طرح ۝ اسکو آیت لا کہتے ہیں تو قراء کے نزدیک بہتر یہی ہے کہ وقف نکرے
لیکن فقہا اور محدثین کے نزدیک اگر وقف بھی کرے تو کچھ مضائقہ نہیں اور جس جگہ کچھ نہ لکھا ہو
وہاں بھی ٹھیرنا نہ چاہیے مگر وقف اضطراری جائز ہے اور متاخرین نے بعض علامتیں اور زیادہ
کی ہیں کہ وہ سات ہیں (ق س قف وقفہ صلے قلا صل) (ق) علامت قیل علیہ وقف
کی ہے یعنی بعض نے کہا ہے کہ یہاں وقف اچھا ہے اس جگہ دلیل وقف کی ضعیف ہے یہاں وصل بہت
اچھا ہے اور وقف کم اچھا (س) علامت سکتے کی ہے اور کبھی لفظ سکتہ بھی لکھ دیتے ہیں سکتہ اوسے
کہتے ہیں کہ تھوڑا ٹھیر جاوے سانس نہ ٹوٹے (قف) معنی اسکے وقف کر یعنی ٹھیر جا اس جگہ وقف کرنا
درست ہے اور اگر نکریں تو کچھ مضائقہ نہیں (قلا) علامت قیل لا وقف علیہ کی ہے یعنی بعض نے کہا ہے
کہ اس جگہ وقف نہیں ہے یہاں وقف بہ نسبت وصل کے اچھا ہے (صل) علامت قد یوصل کی ہے یہاں

وصل بہتر ہو وقف سے (صلی) علامت الوصل اولی کی ہے اس جگہ وصل اولی ہے (ک) علامت
کذلک کی ہے اسکے یہ معنی ہین کہ یہان وہی وقف ہے جو اوپر گذرا ہے اور سوای اسکے اور بھی رموز
اوقاف کے بیان کیے ہین وہ یہ ہین (سع) علامت السماع الوقف یعنی اس جگہ وقف سماعی ہے
(لاسع) علامت السماع عدم الوقف یعنی اس جگہ عدم وقف سماعی ہے یہان وقف کرنا کچھ
ضرور نہین اور اگر کرین بھی تو کچھ نقصان نہین اسواسطے کہ یہ وقف یا عدم وقف سماعی ہین نہ
قیاسی (وقفہ) مراد ہے سکتہ طویلہ سے یعنی یہان سکتے کے نسبت زیادہ ٹھہرے مگر سانس نہ توڑے
اسی سبب سے قراء نے کہا ہے کہ وقفہ قریب بوقف ہے اور سکتہ قریب بوصل (مع معانقہ) یہ علامت
معانقے کی ہین یہ رمز دو جگہ لکھی جاتی ہے اسکے پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ ایک جگہ پر ٹھہرین دوسری جگہ
ملائین نہ دونو جگہ ٹھہرین نہ دونو جگہ ملائین مثال اسکی جیسے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى
فِيْهِ هُدًى اگر لاریب پر وقف کرین تو فیہ کو ھدی سے ملاکر پڑھین اور جو فیہ پر
وقف کرین تو لاریب کو فیہ سے ملاکر پڑھین نہ دونو جگہ وقف کرین نہ دونو جگہ وصل کہ
اسمین فساد معنی ہے (قلی) مخفف وقف اولی یہ رمز معانقہ کی دونو وقفون مین ایک وقف پر
لکھی جاتی ہے لیکن جس وقف پر کہ یہ رمز لکھی ہو وہان پر ٹھہرنا بہت بہتر ہے بہ نسبت دوسرے وقف کے
جیسے لاریب فیہ قلے فیہ پر وقف کرنا بہت بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ لاریب پر وقف
کرین اور بھی چند علامتین لکھتے ہین وہ یہ ہین (ہ ع عب خب تب لب) ان علامتونکو
وقف سے کچھ علاقہ نہین بلکہ (ہ) علامت ہے پانچ آیتونکی جو باتفاق کوفیین اور بصریین کے ہون
یا فقط نزدیک کوفیین کے اور بصریین (ع) اسی طرح کی دس آیتونکی علامت ہے اور کبھی اسکی جگہ
لکھدیتے ہین (عب) علامت ہے اس بات کی کہ یہان دس آیتین ہوچکین موافق شمار بصریین کے
(ع) عشر کا ہے اور (ب) بصریین کی اور (خب) علامت ہے اس بات کی کہ موافق شمار بصریین کے
پانچ آیتین ہوچکین (خ) خمسے کی ہے اور (ب) بصریین کی اور (تب) علامت ہے اس بات کی
کہ یہان آیت ہے نزدیک بصریین کے (ت) آیت کی ہے اور (ب) بصریین کی اور (لب) علامت ہے

لیس بآیۃ عند البصریین کی یعنی بیان البصریین کے نزدیک آیت نہیں ہے اور آلمٓ الیس کا ہے
اور (ب) البصریین کی اور سوائے انکے چند علامتیں اور بھی بعض القرآن میں لکھی ہیں وہ یہ ہیں
بت تل شا تلف ان علامتوں کو بھی وقف اور وصل سے کچھ علاقہ نہیں فقط شمار آیات کے
لیے لکھدیتے ہیں فائدہ قواعد القرآن میں لکھا ہے کہ اکثر مصحفوں میں صورت ی و ع لکھتے ہیں
(ی) کو بیچ اصل کے اور (ع) کو بشیر حواشی میں اور کبھی اصل عبارت میں قرآن کے لکھتے ہیں
(ی) سے مراد دس آیت ہے اس لیے کہ حساب جمل سے یا کے دس ہیں جیسے ہا کے پانچ ہیں پس جس جگہ کہ یہ
علامت ہو وہاں سے دس آیات پوری ذکر کیا گیا ختم ہوگا اور (ع) سے مراد رکوع ہے جو سخن قصوں
کے آخر میں ہوتا ہے اسکا نام رکوع اسلیے رکھا کہ نماز میں بوقت قرات اولی وانسب یہ ہے کہ
ان مواضع میں رکوع میں جاوے دوسرے علمانے کہا ہے کہ اگر کوئی چاہے کہ قرآن تراویح میں ختم
کرے بطریق سنت کے ستائیس رات میں تو چاہیے کہ رکوع سے رکوع تک ہر رکعت میں پڑھے یہ
موافق آتا ہے ستائیس رات رمضان میں یعنی ایک ختم ہوتا ہے ایسا ہی سنا گیا ہے استادوں سے اور نقل ہے
کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے ستائیس رات رمضان میں ختم اسی طریق سے کیا ہو واللہ اعلم
جو رموز کہ مشہور ہیں اور اکثر مصاحف میں پائے جاتے ہیں وہ اسیقدر ہیں جنکا بیان اوپر گذرا اور
چند وقف اور بھی ہیں جنکے واسطے کوئی رمز مقرر نہیں وہ یہ ہیں وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اس جگہ وقف کرنا باتباع رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم موجب حصول اجر جمیل حصول سعادت ہے

[illegible]

اور یہ وقف قرآن مجید مین بقول اکثر چودہ جگہ ہی اور بقول بعض ستائیس جگہ وقف غفران ہی جگہ وقف کرنا بہت اچھا ہی کہ اسمین بخشایش ہی یہ وقف کلام مجید مین دس جگہ ہی وقف منزل اور اسکو وقف جبرئیل بھی کہتے ہین اسواسطے کہ جب جبرئیل نے قرآن مجید کو حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھا ان ان مواضع مین وقف کیا ہی سبب اسکے کہ وحی منقطع ہو پس ان مواضع مین وقف بہت اچھا ہی اور موجب ثواب عظیم ہی یہ وقف قرآن شریف مین بارہ[۱۲] جگہ ہی اور جس جگہ دو یا چند رموز زیر و بالا لکھے ہون وہان عمل دونون پر درست ہی خواہ اوپر والی رمز پر عمل کرین خواہ رمز زیرین پر مگر نزدیک اکثر قرا کے رمز بالا ترجیح رکھتی ہی رمز زیرین پر

نظم وقوف قرآن نقل از رسالہ مرغوب القاری

در بیان وقف قرآن حافظا گر میکنند … بشنو از من تا ترا در وقف باشد رہنمون

در کلام اللہ چو یابی میم را اسے نیکرو … بگذر از وے گر گذشتی بیم کفر ست اندرو

طا سمحی را چو بینی کن توقف اندران … لا بآیت گر مرکب بنگری بگذر ازان

ہر بآیت گر مرکب میم یا وقفہ بود … یا اگر قف یا صلی یا جیم یا غیرہ بود

پس در ان ہنگام آیت میشود تابع ورا … عاقلا این نکتہ ما در شنو گویم ترا

مستقل باشد ان کہ آن آیت بحکمش میشود … در لزوم وقف یا در غیر او ای معتمد

گر نباشد ہیچ شئی با وے مرکب از نشان … مستقل وقفی بخوانی بے تامل اندران

گر بیابی جیم جائز باشدت در وی دو چیز … وقف و وصلت لیک اول بہترست ای پر تمیز

ذا اگر یابی بدانش ای برادر عکس جیم … پس در ان وصلت بود از وقف اولی ای کریم

صاد را ہرگاہ بینی قاسیا بگذر ازو … بہ ضرورت ہم روا باشد ترا وقف اندرو

قاف را قد قیل دانی زانکہ معنی قاریان … یعرفون الوقف ایضاً عندہ کل المکان

لیک در وی وصل بہتر عاقلا دائم ترا است … گر کنی تو وقف در وی پس ترا آنہم رواست

ضد قاف آمد قلا ہم مثل طا وقفہ بود … یا ز قف و سین ہر یک زین نشان سکتہ بود

قف اگر مکتوب یابی ایستی دائم درو ۔ ور صلی مرقوم یابی وصل خوانی اندرو

لا ہے اگر آیت وقفی مکن ہرگز دران ۔ بلکہ لازم وصل باشد گفتمت ای مہربان

گر کنی تو وقف در وی پس اعادہ آن زمان ۔ کن بوصلت ابتدا ہر کلمہ کہ لا باشد دران

کاف در معنی کذلک آمدہ در ہر مکان ۔ آنچہ قبلش وقف باشد ہمچنان اینجا بدان

ضاد را وقف ضروری قاریان کردند نام ۔ یاد داری با ہمہ اوقاف را در دل مدام

فصل تیسری بیان ہین اون الفاظون کے جنکے زیر و زبر ہین غلط پڑھنے سے کفر ہوتا ہی فسانہ زینت القاری ہین لکھا ہی کہ تمام کلام اللہ ہین ستہ مقام ایسے ہین کہ زبر کی جگہ پر اگر پیش یا زیر پڑھے اور پیش کی جگہ پر زیر یا زبر پڑھے اور زیر کی جگہ پر پیش یا زبر پڑھے تو کافر ہووے نعوذ باللہ من ذلک اور اوس پڑھنے والے کے کفر ہین تمام علما کا اتفاق ہی تفصیل اون مقامون کی یہ ہی **پہلا** مقام سورۂ فاتحہ ہین اگر اَنْعَمْتَ کی تا پر پیش پڑھے تو کافر ہووے **دوسرا** پارۂ الم سورۂ بقر کے پندرھوین رکوع ہین اگر وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ کی با پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے **تیسرا** پارۂ سیقول سورۂ بقر کے سترھوین رکوع ہین اگر قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ کی دال ثانی کو پیش کی جگہ زبر پڑھے تو کافر ہووے **چوتھا** تلک الرسل سورۂ بقر کے تیسرے رکوع ہین اگر وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ کے عین پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے **پانچوان** پارہ چھٹا سورۂ نسا کے دوسرے رکوع ہین اگر رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے **چھٹا** پارہ دسوان سورۂ توبہ کے ساتوین رکوع ہین اگر اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ کی لام کو کسرہ پڑھے تو کافر ہووے **ساتوان** پارہ پندرھوان سورۂ بنی اسرائیل کے دوسرے رکوع ہین اگر وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے **آٹھوان** پارہ سولھوان سورۂ طٰہٰ کے ساتوین رکوع ہین اگر وَعَصٰٓى اٰدَمُ [illegible]

کی [illegible] پڑھے تو کافر ہووے نوان پارہ سترھوان سورۂ انبیا کے چھٹے رکوع مین اگر اِنِّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ کی تا کو فتحہ پڑھے تو کافر ہووے دسوان پارہ انیسوان سورۂ شعرا کے پندرھوین رکوع مین اگر لَتَکُونَ مِنَ المُنذِرِینَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے گیارھوان پارہ بائیسوان سورۂ فاطر کے [illegible] رکوع مین اگر اِنَّمَا یَخشَی اللّٰهَ مِن عِبَادِہِ العُلَمٰٓؤُا کی [illegible] پڑھے تو کافر ہووے بارھوان پارہ تیئیسوان سورۂ صافات کے چھٹے رکوع مین اگر وَلَقَد اَرسَلنَا فِیهِم مُّنذِرِینَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے تیرھوان پارہ اٹھائیسوان سورۂ حشر کے چھٹے رکوع مین اگر الخَالِقُ البَارِئُ المُصَوِّرُ کی واو پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے چودھوان پارہ انتیسوان سورۂ حاقہ کے پانچوین رکوع مین اگر لَا یَاکُلُهٗٓ اِلَّا الخَاطِئُونَ کی ہمزہ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے پندرھوان پارہ انتیسوان سورۂ [illegible] رکوع مین اگر فَعَصٰی فِرعَونُ الرَّسُولَ کے لام پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے سولھوان پارہ انتیسوان سورۂ مرسلات کے [illegible] رکوع مین اگر فِی ظِلٰلٍ کی ظا پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے سترھوان پارہ تیسوان سورۂ غاشیہ کے [illegible] رکوع مین اگر اِنَّمَا اَنتَ مُذَکِّرٌ کی ذال [illegible] پڑھے تو کافر ہووے

فصل چوتھی شمار آیات سجدہ تلاوت کے بیان مین

اے مسلمانو جانو اور آگاہ ہو کہ آیات سجدۂ تلاوت [illegible] لکھا ہے کتب فقہ مین چنانچہ عبارت ہدایہ کی یہ ہے سجود التلاوۃ فی القرآن اربعۃ عشر [illegible] اور وہ چودہ سجدے یہ ہین پہلا سورۂ اعراف کے آخر مین نزدیک اس قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِینَ عِندَ رَبِّکَ لَا یَستَکبِرُونَ عَن عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُونَهٗ وَلَهٗ یَسجُدُونَ دوسرا سورۂ رعد اس قول مین اللہ تعالی کے

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ
وَالْاٰصَالِ ۝ تیسرا سورہ نحل میں اس قول پر وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ چوتھا
سورہ بنی اسرائیل میں نزدیک اس قول الٰہی کے اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّیَقُوْلُوْنَ
سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ پانچواں سورہ مریم
نزدیک اس قول کے اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ
بُكِیًّا ۝ چھٹا سورہ حج کی اول آیت اس قول پر اللہ تعالیٰ کے اَلَمْ تَرَ
اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۝ وَكَثِیْرٌ
حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ۝ وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۝ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ
مَا یَشَآءُ ۝ ساتواں سورہ فرقان نزدیک اس قول الٰہی کے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا
لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝
آٹھواں سورہ نمل نزدیک اس قول کے وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا
تُعْلِنُوْنَ ۝ نواں سورہ الم تنزیل اس قول پر اللہ جل شانہ کے اِنَّمَا
یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا
وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ دسواں
سورہ ص میں اس قول پر فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا
وَّاَنَابَ ۝ گیارھواں حم السجدہ نزدیک اس قول باری تعالیٰ کے
لَا یَسْئَمُوْنَ ۝ بارھواں سورہ والنجم نزدیک اس قول کے
فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ تیرھواں سورہ اذا السماء انشقت

میں نزدیک اس قول کے فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَإِذَا قُرِئَ
عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ○ چودھواں سورۂ اقرأ
باسم ربک نزدیک اس قول حق تعالیٰ کے وَاسْجُدْ وَ
اقْتَرِبْ ○ ایسا ہی لکھا ہے فتاوای عالمگیری
میں [illegible] مسلمانوں سواضع میں قرآن تلاوت کرنے والے
پر اور سننے والے پر برابر ہے کہ بقصد سنے یا بغیر قصد کے
سجدہ کرنا واجب ہے نہایہ اور طریق سجدۂ تلاوت یہ ہے کہ
جب ارادہ کرے سجدہ کرنے کا تو کہے اللّٰہ اکبر
[illegible]
بالتشہد [illegible]
اس سے کہ [illegible] ایسا ہی لکھا ہے فتاوای عالمگیری میں اور اکثر [illegible]
دیگر کتب [illegible] بیان و تکبیر کے
[illegible] متعلق العقائق شرح
[illegible] ظاہر ہوتا ہے [illegible]
[illegible] اور مستقبل [illegible]
[illegible] اور احکام [illegible]
[illegible] دیکھیں [illegible]
فصل [illegible] تعداد سورۃ آیات و کلمات و حروف و اقسام
وغیرہ کلام مجید [illegible] اگر عزیز جان تو کہ [illegible] تعداد سورۃ آیات و کلمات و حروف
قرآن کے اقوال بہت مختلف ہیں اس لیے فقیر [illegible] نے جیسا کہ بستان
ابو اللیث میں دیکھا [illegible] ترجمہ کرکے جدول [illegible] تمام

اصحاب و علمائے مصنفین تحریر کرتا ہوں تاکہ کتاب دراز نہ ہو اور شائقین کو دریافت میں آسانی ہو جدول یہ ہے

تعداد سورہای قرآن مجید

نام	تعداد
بقول عبداللہ بن مسعود	۱۱۲
بقول مجاہد	۱۱۳
بقول ابی بن کعب	۱۱۶
بقول زید بن ثابت	۱۱۴

تعداد آیات قرآن مجید

نام	تعداد	نام	تعداد
بقول کوفیان	۶۲۳۶	بقول ابراہیم تیمی	۶۱۹۹
بقول عبداللہ ابن مسعود	۶۲۱۸	بقول بعض اہل شام	۶۲۵۰
بقول عبداللہ ابن عباس	۶۲۱۶	بقول بصریین	۶۲۱۴
بقول [illegible]	۶۲۱۳	بقول اہل شام	۶۲۲۶
بقول مکیان	۶۲۱۳	بقول [illegible]	[illegible]

تعداد کلمات کلام مجید

نام	تعداد
بقول [illegible]	[illegible]
بقول مجاہد	۷۶۲۵۰
بقول ابراہیم تیمی	۷۷۴۳۹
بقول عطاء بن یسار	۷۷۴۳۹
بقول عبدالعزیز [illegible]	۷۷۲۳۶

تعداد حروف کلام مجید

نام	تعداد	نام	تعداد
بقول عبداللہ ابن مسعود	[illegible]	بقول ابراہیم تیمی	[illegible]
بقول عبداللہ ابن عباس	[illegible]	بقول عبدالعزیز ابن عبداللہ	[illegible]
بقول [illegible]	[illegible]	بقول [illegible]	[illegible]

تعداد ہر حرف [illegible]						
ا ۴۸۸۷۲	ب ۱۱۴۲۸	ت ۱۰۱۹۹	ث ۱۲۷۶	ج [illegible]	ح [illegible]	خ [illegible]
د ۵۶۰۲	ذ ۳۶۷۷	ر ۱۱۷۹۳	ز ۱۵۹۰	س ۵۸۹۱	ش ۲۲۵۳	ص ۲۰۱۳
ض ۱۶۰۷	ط ۱۲۷۷	ظ ۸۴۲	ع ۹۲۲۰	غ ۲۲۰۸	ف ۸۴۹۹	ق ۶۸۱۳
ک ۹۵۰۰	ل ۳۰۴۳۲	م ۲۶۵۶۰	ن ۴۵۱۹۰	و ۲۵۵۳۶	ہ ۱۹۰۷۰	لا ۴۷۲۰ / ی ۲۵۹۱۹

ف تعداد سورتین قول زید بن ثابت کا صحیح تر ہی اور یہی قول عامہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور ایسا ہی مصحف مین امام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور رسالہ شاطبیہ مین بھی [illegible] کے ایسا ہی لکھا ہی **بستان ابو اللیث** مین اور خاتمہ رسالہ **زینت القاری** مین لکھا ہی کہ وجہ اختلاف کلمات و حروف و آیات کا یہ ہی کہ بعض نے ایک لفظ کو دو کلمہ قرار دیا ہی اور بعض نے ایک کلمہ ایسا ہی بعض نے حرف مشدد کو ایک حرف قرار دیا ہی اور بعض نے دو حرف ایسا ہی اختلاف آیات مین بھی ہی کہ بعض نے مثلا سات آیت کو ایک تصور شمار کیا اور بعض نے آٹھ آیت یہ اختلاف درمیان صحابہ اور علما کے صحیح [illegible] اختلاف مثل اختلاف قرات قراء سبعہ کے یہ سب صحیح ہی اور یہ اختلاف کمی زیادتی کو قرآن شریف کے مقتضی نہو گا اور جاننا چاہیے کہ قرآن شریف مین تمامی سورتین اپنی چار قسم کی ہین قسم اول وہ سورتین ہین کہ انمین ناسخ و منسوخ نہین ہی وہ تینتالیس سورتین ہین اور دوسری وہ کہ انمین ناسخ و منسوخ دونو ہین وہ پچیس سورتین ہین تیسری وہ کہ انمین صرف منسوخ ہی اور ناسخ نہین وہ چالیس سورتین ہین چوتھی قسم وہ کہ انمین صرف ناسخ ہی اور منسوخ نہین وہ چھ سورتین ہین صراحت ان سورتونکی رسالہ تسہیل الرسوخ فی علم الناسخ والمنسوخ سے ترجمہ کرکے جدول ذیل مین تحریر کرتا ہون جدول یہ ہی

وہ سورتین جس مین ناسخ و منسوخ نہین ہی						
سورۂ فاتحہ	سورۂ یوسف	سورۂ یٰس	سورۂ حدید	سورۂ [illegible]	سورۂ الصف	سورۂ جمعہ

سورہ حجرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سورہ الحاقہ	سورہ نوح	سورہ جن
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سورہ انشقاق	سورہ فجر	سورہ بروج
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سورہ ضحیٰ	سورہ قدر	سورہ علق
[illegible]	[illegible]	[illegible]	سورہ القارعة	سورہ تکاثر	سورہ عادیات	سورہ [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سورہ تبت	سورہ فلق	سورہ نصر	سورہ اخلاص	سورہ والناس

وہ سورتین جس مین ناسخ و منسوخ دونون ہین

سورہ بقر	سورہ آل عمران	سورہ نساء	سورہ مائدہ	سورہ انفال
سورہ انبیا	سورہ توبہ	سورہ ابراہیم	سورہ مریم	سورہ نور
سورہ حج	سورہ فرقان	سورہ شوریٰ	سورہ طور	سورہ ذاریات
سورہ احزاب	سورہ سبا	سورہ مومن	سورہ مجادلہ	سورہ شعرا
سورہ عصر	سورہ کوثر	سورہ مزمل	سورہ واقعہ	سورہ مدثر

وہ سورتین جس مین صرف منسوخ ہی اور ناسخ نہین

سورہ رعد	سورہ انعام	سورہ ہود	سورہ یونس	سورہ حجر
سورہ اعراف	سورہ نحل	سورہ کہف	سورہ طٰہٰ	سورہ عنکبوت
سورہ مومنون	سورہ اسریٰ	سورہ نمل	سورہ قصص	سورہ ن
سورہ روم	سورہ سجدہ	سورہ ص	سورہ لقمان	سورہ فاطر
سورہ والصافات	سورہ دخان	سورہ حم سجدہ	سورہ زمر	سورہ ق
سورہ جاثیہ	سورہ زخرف	سورہ احقاف	سورہ محمد	سورہ نجم
[illegible]	سورہ قمر	سورہ معارج	سورہ دہر	سورہ طارق
سورہ [illegible]	سورہ زیتون	سورہ غاشیہ	سورہ عبس	سورہ کافرون

وہ سورتین جس مین صرف ناسخ ہی منسوخ نہین

سورہ فتح	سورہ طلاق	سورہ اعلیٰ	سورہ حشر	سورہ تغابن	سورہ منافقون

اور [illegible] نہین لکھا ہی کہ قران شریف مین چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیت ہین جنمین سے

ایک ہزار آیت وعدہ اور ایک ہزار وعید ایک ہزار امر و ایک ہزار نہی و ایک ہزار مثل و ایک ہزار قصص اور پانچسو آیت حلال اور حرام کی ہین اور ایکسو آیت دعا اور چھیاسٹھ آیت منسوخ چنانچہ کسی نے نظم مین بھی ان عددونکو بیان کیا ہے وہ نظم یہ ہے

نظم

آیت قرآن کہ خوب و دلکش اند — شش ہزار و ششصد و شصت و شش اند

یک ہزارش وعدہ یک دہ وعید — یک ہزارش امر و یک نہی شد پدید

یک ہزار و مثال اعتبار — یک ہزارش قصص [illegible] شمار

پانصد بہشت حلال است و حرام — صد ازان تسبیح حق [illegible]

شصت و شش ناسخ است منسوخ از حساب — در عمل نہ در قراءت [illegible]

پانصد و شصت و چہار دہ سورہ دران — چاردہ سجدہ دگر دہ وقف دان

ایضاً

گفت کسی [illegible] — لفظ اللہ در کلام اللہ چند

گفتمش بشنو ز من ای نامدار — [illegible] ہزار و پانصد و ہشتاد و چہار

نقل از خاتمہ رسالۂ [illegible] القاری

تعداد ان سورتون کی جنکا [illegible] رسالۂ سبیل الرسوخ فی علم الناسخ والمنسوخ [illegible]

تعداد ان سورتون کی جنکا [illegible] ہے

سورۂ [illegible]ق	سورۂ ن	سورۂ مزمل	سورۂ [illegible]	سورۂ [illegible]
سورۂ تکویر	سورۂ اعلیٰ	سورۂ واللیل	سورۂ [illegible]	سورۂ والفجر
سورۂ الم نشرح	سورۂ عصر	سورۂ عادیات	سورۂ کوثر	سورۂ [illegible]
سورۂ [illegible]	سورۂ کافرون	سورۂ فیل	سورۂ [illegible]	سورۂ نجم
سورۂ عبس	سورۂ قدر	سورۂ والشمس	سورۂ بروج	سورۂ تین
سورۂ غاشیہ	سورۂ القارعۃ	سورۂ قیامہ	سورۂ ہمزہ	سورۂ مرسلات

سورۂ ق	سورۂ بلد	سورۂ طارق	سورۂ قمر	سورۂ ص	سورۂ اعراف
سورۂ جن	سورۂ یٰسین	سورۂ فرقان	سورۂ فاطر	سورۂ مریم	سورۂ طٰہٰ
سورۂ واقعہ	سورۂ شعرا	سورۂ نمل	سورۂ قصص	سورۂ اسریٰ	سورۂ یونس
سورۂ ہود	سورۂ یوسف	سورۂ حجر	سورۂ انعام	سورۂ والصافات	سورۂ لقمان
سورۂ سبا	سورۂ زمر	سورۂ مومن	سورۂ حٰم السجدہ	سورۂ شوریٰ	سورۂ زخرف
سورۂ دخان	سورۂ جاثیہ	سورۂ احقاف	سورۂ ذاریات	سورۂ غاشیہ	سورۂ کہف
[illegible]	سورۂ نوح	سورۂ ابراہیم	سورۂ انبیا	سورۂ مومنون	سورۂ تنزیل السجدہ
سورۂ طور	سورۂ ملک	سورۂ حاقہ	سورۂ معارج	سورۂ نبا	سورۂ نازعات

سورۂ انفطار	سورۂ انشقت	سورۂ روم	سورۂ عنکبوت	سورۂ مطففون

تعداد اون سورتونکی جو مدینہ منورہ مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہین

سورۂ بقرہ	سورۂ انفال	سورۂ آل عمران	سورۂ احزاب	سورۂ ممتحنہ
سورۂ نساء	سورۂ زلزال	سورۂ حدید	سورۂ محمد	سورۂ رعد
سورۂ رحمٰن	سورۂ دہر	سورۂ طلاق	سورۂ بیّنہ	سورۂ حشر
سورۂ فلق	سورۂ ناس	سورۂ نصر	سورۂ نور	سورۂ حج
سورۂ منافقون	سورۂ مجادلہ	سورۂ حجرات	سورۂ تحریم	سورۂ الصف

سورۂ جمعہ	سورۂ تغابن	سورۂ فتح	سورۂ توبہ	سورۂ مائدہ	سورۂ فاتحہ

ف اختلاف کیا ہے علمانے اسمین کہ سبسے آخر مکہ معظمہ مین کون سورت نازل ہوئی ہے بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ سورۂ عنکبوت اور بقول عطا وضحاک سورۂ مومنون اور کہا مجاہد نے کہ سبسے پیچھے مکہ معظمہ مین سورۂ مطففون نازل ہوا ہے بروایت علمای ثقات مکہ معظمہ مین تراسی سورتین نازل ہوئین اور مدینہ طیبہ مین سبکے آخر سورۂ مائدہ نازل ہوئی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سورۂ توبہ اور سورۂ فاتحہ اول بار مکہ معظمہ مین اور دوسری بار مدینہ طیبہ مین نازل

ہوئی ہے اور نزول سور میں علما کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ مکی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مدنی ایسا ہی لکھا ہے رسالہ سبیل الرسوخ فی علم الناسخ والمنسوخ

جدول اسامی تیس پارہ قرآن مجید

۱ الٓمّ	۲ سیقول	۳ تلک الرسل	۴ لن تنالوا	۵ والمحصنٰت
۶ لا یحب اللہ	۷ واذا سمعوا	۸ ولو اننا	۹ قال الملا الذین	۱۰ واعلموا
۱۱ یعتذرون	۱۲ ومامن دابۃ	۱۳ وما ابرئ نفسی	۱۴ ربما یود الذین	۱۵ سبحٰن الذی
۱۶ قال الم	۱۷ اقترب للناس	۱۸ قد افلح المؤمنون	۱۹ وقال الذین	۲۰ امن خلق السمٰوٰت
۲۱ اتل ما اوحی	۲۲ ومن یقنت	۲۳ وما لی لا اعبد	۲۴ فمن اظلم	۲۵ الیہ یرد
۲۶ حٰمٓ	۲۷ قال فما خطبکم	۲۸ قد سمع اللہ	۲۹ تبٰرک الذی	۳۰ عمّ یتسآءلون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عنوان [illegible] رسالہ احقر ضیاء الدین احمد ضیا خاتمہ تحریر کرتا ہے جادہ امتثال امر پر بسر و چشم قدم دھرتا ہے

سبحان اللہ و بحمدہ یہ آداب القرآن کیا ہی عمدہ رسالہ ہے [illegible] نام تاریخی اسکا فضائل القرآن ہے

قطعہ تاریخ از [illegible]	شد مرتب چو این رسالہ نفیس	شکر صد شکر ایزد سبحان
[illegible]	شد منقش فضائل القرآن ۱۳۲۱ھ	[illegible]

[illegible] مولانا [illegible] مولوی سید [illegible] صاحب [illegible] اللہ

[illegible] الی یوم الدین [illegible] جناب ممدوح نے

ایک کتاب مجمع الآداب [illegible] تالیف [illegible] واقع [illegible]

[illegible] سال [illegible] عبد الرحمن

[illegible] حسن اہتمام سے [illegible] چھپکر

شائع ہوئی [illegible] مطبوع [illegible]

اسلام [illegible] قرأت [illegible]

تعالیٰ عنقریب [illegible] لوگ

پڑھے جو [illegible] ارباب [illegible]

مؤلف صاحب [illegible] مولانا [illegible]

[illegible] العزیز [illegible]

[illegible]

[illegible] جعفر

مولانا [illegible] محمد [illegible]

زبدۃ العارفین حضرت مولانا شہباز محمد کے نامزد ہوئی کہ انہون نے یہان اقامت گزین ہو استقامت پذیر ہوئے جب آفتاب کرامت فیض ولایت شہبازی سے طلوع ہونے لگا عالم عالم شرق سے غرب تک انوار ہدایت سے معمور ہوگیا حاجتین بر آنے لگین کرامتین ظاہر ہونے لگین دور دور سے طالبین پیاسے اُسکے چشمۂ فیضان شہبازی سے سیراب ہوگئے اس طریقے مین کیسے کیسے علما صاحب صدق و یقین ہوئے اور خلفاے کاملین بزرگان دین ہوئے شاہ و گدا دوڑ دوڑ کر آتے تھے اپنی اپنی مرادین پاتے تھے جیسا کہ کتب متقدمین و متاخرین ملفوظات فیض کمال بہارستان شعور وغیرہ مین مذکور ہی کرامات شہباز کی شہرت نزدیک و دور ہی ہزارون خلفاے خرقہ خلافت پایا عالم مین خرق عادت کرامت کا شور مچایا ناصر علی ؎ در فیض ہست شہباز کشایش ناامید انیجا * برنگ دانہ از ہر قفل می روید کلید اینجا

الحق حضرت مولانا المعز الیہ ولی حق مادرزاد تھے خرق عادات کرامات بیرات زائد الوصف اونکے خداداد تھے تذکرۂ شہبازی مین مرقوم ہی کہ آنحضرت ایام طفولیت مین لڑکون کے ساتھ مکتب خانے مین پڑھتے تھے جب سبق پڑھ چکتے آفتاب کو دیکھا کرتے ایک روز لڑکون نے دھوم مچائی اوستاد پاس آکر یون شکایت کی کہ شہباز کتاب یاد نہین کرتے ہین روزانہ سبق لے کے آفتاب کو دیکھتے ہین اوستاد نے اونسے خفا ہوکر کہا کسواسطے سبق یاد نہین کرتے وہ آفتاب کیطرف دیکھتے ہو جواب دیا کہ سبق میرا ورق آفتاب مین لکھا ہی اوستاد نے جب دیکھا صاف لکھا نظر آگیا پھر تو اوستاد معتقد ہوئے لوہا مان گئے ؎ مرید اب پیر کے دربار مین آ * کہ کاہی مین کچھ وسواس مت لا * جو کچھ چاہے سو یان شہباز سے لے * مراد اپنی شہ ممتاز سے لے * غزل از راقم

مرغ دل کا ہی نشیمن آشیان شہباز کا
چھوڑ کر جائین کہان ہم آستان شہباز کا

سیر اونکی عالم بالا سے برتر ہی کہین
ہی تفرج گاہ بیشک لامکان شہباز کا

روضۂ شہباز ہی کیا ہی جہان مین پر بہار
چار باغ خلد سے ہی بوستان شہباز کا

فرش مخمل کا بچھا دیتا ہی فراش بہار
تا کرے گلگشت او سیر باغبان شہباز کا

طائران قدس رہتے ہین سدا یون نغمہ سنج
بلبل دل کے لیے ہی گلستان شہباز کا

جب رسول دوسرا خود اونکی تعریفین کرین   پھر کوئی کیا دوسرا ہو مدح خوان شہباز کا
اس ولایت مین کوئی ایسا نہین ہی شہسوار   تا شہ پرواز اک ہما آسمان شہباز کا
سینہ بالسینہ نسبت ہی جو مولانا کو خاص   اس لیے خادم رہا شاہ جہان شہباز کا
دمبدم آتے تھے ہمیشہ اور سناتے تھے خبر   واہ کیا رتبہ ہی عالم مین بیان شہباز کا
خاتم مرسل سے ہاتھ آئی ہی اک انگشتری   ہوگیا زیر نگین دونون جہان شہباز کا
کیون نہو مثل شعاع مہر اون کا یہ دور   فرش سے ہی عرش تک حکم روان شہباز کا

قصیدہ فارسی در مدح قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین بندگی حضرت مولانا شہباز محمد قدس اللہ سرہ العزیز

از دست آسمان جفاکار پر ستم   یارب کسی مباد بعالم اسیر غم
حسرت برسانده حسرت در دلش   حیران سراب آب دران ہیچ نیست نم
روز و شب است گردش گردون پی عذاب   مانند شیشہ زدہ دوران در سینہ غم
خون ریز یست پیشہ ترک فلک مدام   خون خوار یست کار ستمگار رو سیہ دم
دیدم چو ظلم ظالم بی رحم و سنگدل   جستم امان بروضہ شہباز چون حرم
زنہار خواہ ہمچو من آنجاست صد ہزار   گویم دگر چہ وصف من آن شاہ محترم
شاہست شاہباز محمد کہ عرشیان   در خدمتش ہمیشہ کمر بستہ چون خدم
بینم اگر بگوشہ سر کوی شاہباز   دانم ز شہپر چرخ بلندست در ستم
سیمرغ وہم و فکر باوج صفات او   چون پشہ ز کہ علم ندارد ز کیف و کم
مسکین فقیر و ہادی خلق ست شاہباز   مخدوم و غوث و قطب و ولی صاحب کرم
اندر صفات نیک رحیم و کریم اوست   باشد معین بیکس و باشد غفور ہم
بارد مدام رحمت حق بر مزار شاہ   بر زائران چہ لطف خدا ہست دمبدم
ای دل متاب رو ز عقیدت ز کوی او   کو ہست بحر فیض و شہ کشور کرم

نام کریم قبله حاجات آمده — اسم رسول پاک شهباز گشت ختم

اندر سقر کلفت اغشتی اگر کسی — شام غریب گشته بدل صبحدم

از شرق تا بغرب همه صید شاه باز — در دام عنکبوتش اسیر اند خاص و عام

بردرگهش کسیکه نهاده سر نیاز — شد سرور مکرم و سردار محتشم

آن سرور کریم ترا بهره ور کند — هر کام جان که هست ترا می رسد بهم

آرد سروش مژده رحمت بهر زمان — داری سر نیاز به تسلیم حکم خم

مطلع ثانی

ای آنکه فیض عام تو گردید چون علم — هستند فیض یاب همه خلق الامم

ای هست تو یار همیشه بیکسان [illegible] — باشم تا که دور ترا از کلفت و الم

وی آفتاب ذره نوازی [illegible] — [illegible] با تو هستی و وابسته [illegible] درم

خواهم همی که دست [illegible] — [illegible] بنده نوازی [illegible] قدم

[illegible] — [illegible] پاک تو چون نقش بر درم

خط غلامی تو [illegible] — [illegible] خورشید شد رقم

[illegible] — آن کار [illegible] باظلم

[illegible] — اجلال و هم شوکت [illegible] حشم

[illegible] — [illegible] اختر [illegible] باهم

[illegible] — [illegible] دست و دل پاک [illegible] هم

[illegible] — این بذل و این سخاوت [illegible] کرم

تیغ جلال [illegible] از نهیب آن — چون روبه شیر [illegible]

سام [illegible] توران [illegible] — رستم به شجاعت عالی نژاد

پیش [illegible] تو شیران [illegible] — چون نعره برزنند همه در کشند [illegible]

وقتی که شیخ حال [illegible] بطالعی
بخت مرا رسانده مرا بر در کریم
گشتم بیارگاه خداوند بار یاب
وقتم خوش است شکر خداوند کارساز
اکنون ز ابجد و صفت آن [illegible]
یارب بذات پاک خود و هم صفات خویش
عرضی قبول کن که تعلق بدین کنم
بادا مدام بر سر ما ظل شاهباز
باشد ز فیض بخشش او [illegible]
[illegible] لطف و کرم [illegible]

فیضی و [illegible] ضمیر منیرش بجام جم
ورنه کجا کمال و کجا شعر و علم
دانم بهر زمان که خود این وقت گفتم
[illegible] عندلیب درین گلشن ارم
اشعار آبدار به صورت کنی رقم
یارب بحق آنکه بود شافع امم
چشم عنایت است ترا خود بچشم نم
با این همه کرامت و این همه نعم
دشمن [illegible] وقصه [illegible]
بادا [illegible] تو بالنون والقلم

جهت آگاهی [illegible] [illegible]
شاهباز [illegible] قدس الله سره [illegible] این است

[illegible] مولانا شاهباز [illegible]
[illegible] بادشاه [illegible]

[illegible] سال

[illegible]

[illegible]

درجه مهر و دستخط

[illegible] کتاب هذا مطبوع مطبع نظامی است
[illegible] برخاتمه آن ثبت گردید فقط

جناب نواب مختار الملک بہادر دام اقبالہ